سوال

(99) کیا قبر میں میت میں زندگی لوٹ آتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیۃ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کے علم میں یہ سوال آیا جو سماحۃ الرئیس العام کی خدمت میں پیش ہوا تھا کہ میں نے علماء اسلام سے سنا ہے کہ مردہ قبر میں زندہ ہوجاتا ہے۔ اور وہ فرشتوں کے سوال کا جواب دیتا ہے۔ اور اگر اس میں کفر اور دنیا کی زندگی میں اسلام پر عدم استقامت ثابت ہو تو اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ مبادی اسلام کے شناسا ہونے کی حیثیت سے مجھے قرآن کریم سے ایسی واضح دلیل نہیں ملتی جس سے یہ معلوم ہو کہ قبر میں سوال وجواب اور عذاب ہوتا ہے بلکہ ارشاد باری تعالیٰ تو یہ ہے :

یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ۲۷ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ۲۸ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۲۹ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۳۰ ... سورة الفجر

''اے اطمینان پانے والی روح اپنے پروردیگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی' تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہوجا اور میری بہشت میں داخل ہوجا۔ ''

میرے ناقص فہم کے مطابق جسم سے نکلنے کے بعد روح اپنے رب کے پاس جا پہنچتی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ روح قبر میں اپنے جسم کے ساتھ مل جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثۡنَتَیۡنِ وَ اَحۡیَیۡتَنَا اثۡنَتَیۡنِ ۱۱ ... سورة الغافر

''وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردیگار! تو نے ہم کو دو دفعہ بے جان کیا اور دو دفعہ جان بخشی۔ ''

میں اس آیت سے یہ سمجھتا ہوں کہ دو دفعہ کی موت سے مراد وقت نطفہ اور جسم سے جان کے خروج کے وقت کی موت ہے جس طرح کہ دو دفعہ کی زندگی سے مراد شکم مادر اور بعثت کے وقت کی زندگی ہے اس آیت میں قبر کے سوال جواب اور عذاب کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا ۵۲ ... سورة یس

''وہ کافر کہیں گے (اے ہے) ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے (جگا یا) اٹھایا۔ ''

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کفار (اپنی قبروں سوئے ہوئے ہوں گے اور نیند تو عذاب کے منافی ہے۔ آخر میں امید ہے کہ مجھے اس سوال کا شافی جواب ملے گا جیسا کہ آپ کے جوابات ہمیشہ شافی ہی ہوتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے اس کا یہ جواب دیا:

اولاً: احکام شرعیہ کے دلائل جیسے قرآن کریم سے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کی صحیح ثابت شدہ سنت سے بھی ہوتے ہیں۔ خواہ وہ قولی ہو یا فعلی یا تقریری کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم عام ہے کہ آپ ہمارے پاس جو بھی نصوص کتاب وسنت لے کر آیئں۔ ہم ان کو لے لیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَماءاتيكُمُ الرَّسولُ فَخُذوهُ وَما نَهيكُم عَنهُ فَانتَهوا ۷ ... سورة الحشر

''جو چیز تم کو رسول (ﷺ) دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔

کیونکہ آپ خواہش نفس سے بات نہیں فرماتے تھے بلکہ وحی الٰہی کی روشنی میں ہمارے لئے احکام شریعت بیان فرماتے تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَما يَنطِقُ عَنِ الهَوى ۳ إِن هُوَ إِلّا وَحىٌ يوحى ٤ عَلَّمَهُ شَديدُ القُوى ٥ ... سورة النجم

''اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ (قرآن) تو اللہ کا حکم ہے۔ جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ ان کو بڑی قوتوں والے نے یہ سکھایا۔''

نبی کریم ﷺ جو کچھ بھی لے کر آئے اس کا اتباع کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان اور اس کی محبت کی دلیل ہے اور اس کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والے سے اللہ تعالیٰ بھی محبت فرماتا اور اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل إِن كُنتُم تُحِبّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعونى يُحبِبكُمُ اللَّهُ وَيَغفِر لَكُم ذُنوبَكُم ۳۱ ... سورة آل عمران

''(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے؛

قُل أَطيعُوا اللَّهَ وَالرَّسولَ فَإِن تَوَلَّوا فَإِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الكـٰفِرينَ ۳۲ ... سورة آل عمران

''(اے پیغمبر ﷺ!) کہہ دیجئے (لوگوں) اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر وہ نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔''

اور فرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَطيعُوا اللَّهَ وَأَطيعُوا الرَّسولَ وَأُولِى الأَمرِ مِنكُم فَإِن تَنـٰزَعتُم فى شَىءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ ذ‌ٰلِكَ خَيرٌ وَأَحسَنُ تَأويلًا ٥٩ ... سورة النساء

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تمھارا اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام (نتیجہ) بھی اچھا ہے۔''

مَن يُطِعِ الرَّسولَ فَقَد أَطاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلّىٰ فَما أَرسَلنٰكَ عَلَيهِم حَفيظًا ﴿٨٠﴾... سورة النساء

''جس شخص نے رسول کی فرماں برداری کی تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر! تمہیں ہم نے ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

اس طرح قرآن کریم کی بہت سی آیات ہیں۔ جن میں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کریں۔ آپ کا اتباع کریں۔ اور جو کچھ آپ سے ثابت ہے۔ اسے لے لیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت صحیحہ حجت ہے اور اس سے عقیدہ و عمل کے احکام ثابت ہوتے ہیں۔ جس طرح آیات قرآن حجت ہیں۔ اور ان سے بھی عربی زبان کے قواعد کے تقاضوں کے مطابق اور عربوں کے اپنی زبان کو سمجھنے کے طریقوں کے مطابق صراحتاً اور استنباطاً احکام ثابت ہوتے ہیں۔

ثانیاً: عقلی طور پر کافروں کے لئے عذاب قبر ممکن ہے۔ قرآن کریم سے بھی یہ ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَحاقَ بِـٔالِ فِرعَونَ سوءُ العَذابِ ﴿٤٥﴾ النّارُ يُعرَضونَ عَلَيها غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَومَ تَقومُ السّاعَةُ أَدخِلوا ءالَ فِرعَونَ أَشَدَّ العَذابِ ﴿٤٦﴾... سورة غافر

''اور آل فرعون کو سخت عذاب نے آگھیرا (یعنی) آتش جہنم کے صبح و شام اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کرو۔''

یہ آیت کریمہ قبر میں آگ کے عذاب کے اثبات کے لئے واضح دلیل ہے کہ ایک تو اس میں صبح و شام کا ذکر ہے۔ اور قیامت کے دن کوئی صبح شام نہ ہوگی۔ اور آیت کریمہ کے آخر میں جو یہ فرمایا:

وَيَومَ تَقومُ السّاعَةُ أَدخِلوا ءالَ فِرعَونَ أَشَدَّ العَذابِ ﴿٤٦﴾... سورة غافر

''اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کرو۔''

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قیامت انہیں کم تر درجہ کا عذاب ہو رہا ہے اور وہ آگ کے سامنے پیش کیا جانا اور وہ عذاب قبر ہی ہے اور جزاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم عدل میں فرعون آل فرعون اور دیگر سب کافر برابر ہیں۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَذَرهُم حَتّىٰ يُلٰقوا يَومَهُمُ الَّذى فيهِ يُصعَقونَ ﴿٤٥﴾ يَومَ لا يُغنى عَنهُم كَيدُهُم شَيـًٔا وَلا هُم يُنصَرونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذينَ ظَلَموا عَذابًا دونَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ أَكثَرَهُم لا يَعلَمونَ ﴿٤٧﴾... سورة الطور

''پس ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ روز جس میں وہ بے ہوش کر دیئے جائیں گے سامنے آجائے جس دن ان کا کوئی داؤ (مکر و فریب) کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ اور نہ ان کو (کہیں سے) مدد پہنچے گی۔ اور یقیناً ظالموں کے لئے اس کے سوا اور عذاب (سزا) بھی ہے۔ لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔''

یہ آیت کریمہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ کافروں کو قیامت سے پہلے کمتر عذاب ہوتا ہے۔ یہاں عذاب عام ہے۔ ان کو دنیا میں ہونے والا عذاب بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اور وہ عذاب بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جو انہیں قبروں میں ہوگا اور قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد پھر انہیں عذاب اکبر ہوگا۔ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو بھی اس کا حکم دیتے۔ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی۔ اور لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا ''لوگو! اللہ تعالیٰ سے عذاب قبر سے پناہ چاہو۔'' اسی طرح ایک مرتبہ آپ نے بقیع الغرقد میں اللہ تعالیٰ سے تین بار عذاب قبر سے پناہ مانگی جب کہ ایک صحابی کی میت کے لئے قبر کھودی جا رہی تھی۔ اگر عذاب قبر ثابت نہ ہوتا تو آپ ﷺ خود اس سے اللہ کی پناہ مانگتے نہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ:

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذينَ ءامَنوا بِالقَولِ الثّابِتِ فِى الحَيوٰةِ الدُّنيا وَفِى الءاخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظّـٰلِمينَ ۚ وَيَفعَلُ اللَّهُ ما يَشاءُ ‎٢٧‏ ... سورة ابراهيم

اللہ تعالیٰ مومنوں (کے دلوں) کو (صحیح اور) پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (مضبوط رکھے گا) اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کردیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

سے مراد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قبر میں سوال کے وقت مومن کو ثابت قدم رکھتا اور کافر کو رسوا کردیتا ہے۔ مومن کو صحیح جواب کی توفیق ملتی اور قبر میں نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔ جب کہ کافر ذلیل وخوار ہوتا۔ جواب میں تردد کا شکار ہوتا اور پھر قبر میں عذاب سے دوچار ہوتا ہے چنانچہ اسے حدیث براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے عنقریب بیان کیا جائے گا۔

عذاب قبر کی دلیلوں میں سے ایک حدیث وہ بھی ہے۔ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا:

،النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبرین فقال انهما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان لا یستتر من البول واما الاخر فکان یمشی بالنمیمة فدعا بجریده رطبة فشقها نصفین وغرز علی کل قبر واحدة وقال لعله یخفف عنهما مالم ییبسا (صحیح بخاري)

''ان دو قبر والوں کو عذاب ہورہا ہے۔ اور عذاب بھی کسی ایسے بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہورہا (جس سے بچنا ان کے لئے محال تھا) ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک تروتازہ شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں کرکے ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا اور فرمایا ہوسکتا ہے۔ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں ان سے عذاب میں تخفیف کردی جائے۔''

رسول اللہ ﷺ کی متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ قبر میں میت سے سوال ہوتا ہے۔ اور پھر وہ اپنے عقیدے و عمل کے مطابق نعمت یا عذاب سے دوچار ہوتا ہے۔ ان متواتر احادیث کی موجودگی میں عذاب قبر کے بارے میں شک کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ عذاب قبر کے بارے میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں بھی قطعاً کوئی اختلاف نہیں تھا۔ تمام اہل سنت والجماعت بھی عذاب قبر کے قائل ہیں۔ اس سلسلے میں ایک مشہور حدیث وہ بھی ہے۔ جسے براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ ہم بقیع الغرقد میں ایک جنازے میں تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور آپ بیٹھ گئے قبر کھودی جارہی تھی۔ اور ہم اس قدر خاموش اور بے حس وحرکت بیٹھے تھے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا:

اعوذ باللہ من عذاب القبر (اخرجه احمد فی المسند ٤/٢٨٧.٢٩٥)

''میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں''

پھر فرمایا کہ:

ان العبد المؤمن إذا کان فی انقطاع من الدنیا وإقبال من الآخرة نزل إلیه ملائکة من السماء بیض الوجوه کأن وجوههم الشمس معهم کفن من أکفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتی یجلسوا منه مد البصر ثم یجئ ملک الموت علیه السلام حتی یجلس عند رأسه فیقول أیتها النفس الطیبة أخرجی إلی مغفرة من اللہ ورضوان قال فتخرج تسیل کما تسیل القطرة من فی السقاء فیأخذها فإذا أخذها لم یدعوها فی یده طرفة عین حتی یأخذوها فیجعلوها فی ذلک الکفن وفی ذلک الحنوط ویخرج منها کأطیب نفحة مسک وجدت علی وجه الأرض قال فیصعدون بها فلا یمرون یعنی بها علی ملأ من الملائکة الا قالوا ما هذا الروح الطیب فیقولون فلان بن فلان بأحسن أسمائه التی کانوا یسمونه بها فی الدنیا حتی ینتهوا بها إلی السماء الدنیا فیستفتحون له فیفتح لهم فیشیعه من کل سماء مقربوها إلی السماء التی تلیها حتی ینتهی به إلی السماء السابعة فیقول اللہ عز وجل اکتبوا کتاب عبدي فی علیین وأعیدوه إلی الأرض فإنی منها خلقتهم وفیها أعیدهم ومنها أخرجهم تارة أخری قال فتعاد روحه فی جسده فیأتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان له ما دینک فیقول دینی الإسلام فیقولان له ما هذا الرجل الذي بعث فیکم فیقول هو رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیقولان له وما علمک فیقول قرأت کتاب اللہ فآمنت به وصدقت فینادی مناد فی السماء ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة وألبسوه من الجنة وافتحوا له بابا إلی الجنة قال فیأتیه من روحها وطیبها ویفسح له فی قبره مد بصره قال ویأتیه رجل حسن الوجه حسن الثیاب طیب الریح فیقول أبشر بالذي یسرک هذا یومک الذي کنت توعد فیقول له من أنت فوجهک الوجه یجئ بالخیر فیقول أنا عملک الصالح فیقول رب أقم الساعة حتی أرجع إلی أهلی ومالی قال وان العبد الکافر إذا کان فی انقطاع من الدنیا وإقبال من الآخرة نزل إلیه من السماء ملائکة سود الوجوه معهم المسوح فیجلسون منه مد البصر ثم یجئ ملک الموت حتی یجلس عند رأسه فیقول أیتها النفس الخبیثة أخرجی إلی سخط من اللہ وغضب قال فتفرق فی جسده فینتزعها کما ینتزع السفود من الصوف المبلول فیأخذها فإذا أخذها لم یدعوها فی یده طرفة عین حتی یجعلوها فی تلک المسوح ویخرج منها کأنتن ریح جیفة وجدت علی وجه الأرض فیصعدون بها فلا یمرون بها علی ملأ من الملائکة الا قالوا ما هذا الروح الخبیث فیقولون فلان بن فلان بأقبح أسمائه التی کان یسمی بها فی الدنیا حتی ینتهی به إلی السماء الدنیا فیستفتح له فلا یفتح له ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم { لا تفتح لهم أبواب السماء ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط } فیقول اللہ عز وجل اکتبوا کتابه فی سجین فی الأرض السفلی فتطرح روحه طرحا ثم قرأ { ومن یشرک باللہ فکأنما خر من السماء فتخطفه الطیر أو تهوي به الریح فی مکان سحیق } فتعاد روحه فی جسده ویأتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربک فیقول هاه هاه لا أدري فیقولان له ما دینک فیقول هاه هاه لا أدري فیقولان له ما هذا الرجل الذي بعث فیکم فیقول هاه هاه لا أدري فینادی مناد من السماء ان کذب فافرشوا له من النار وافتحوا له بابا إلی النار فیأتیه من حرها وسمومها ویضیق علیه قبره حتی تختلف فیه أضلاعه ویأتیه رجل قبیح الوجه قبیح الثیاب منتن الریح فیقول أبشر بالذي یسوءک هذا یومک الذي کنت توعد فیقول من أنت فوجهک الوجه یجئ بالشر فیقول أنا عملک الخبیث فیقول رب لا تقم الساعة (اخرجه احمد

٤/٢٨٧/٢٩٥)

''مومن بندہ جب آخرت کی طرف آرہا اور دنیا سے جارہا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے سورج کی طرح چمک رہے ہوتے ہیں۔ ان کے پاس جنت کے کفن اور جنت کی خوشبوئیں ہوتی ہیں۔ وہ اس کے پاس آکر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے۔ بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں ''اے پاک روح! آ اللہ کی مغفرت اور رضا مندی کی طرف! تو وہ روح اس طرح جسم سے باہر آجاتی ہے جس طرح مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ باآسانی باہر آجاتا ہے۔ ملک الموت (موت کا فرشتہ) اسے پکڑلیتا ہے۔ لیکن یہ فرشتے اس کے ہاتھ میں لمحہ بھر بھی نہیں رہنے دیتے حتیٰ کہ اسے پکڑلیتے اور جنت کے کفن میں لپیٹ کر جنت کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں۔ اس روح سے ایسی پاکیزہ خوشبو نکلتی ہے۔ جیسی کہ زمین کی کسی اعلیٰ اور پاکیزہ ترین کستوری کی خوشبو ہو فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس بھی ان کا گزر ہوتا ہے۔ وہ تو کہتے ہیں کہ یہ پاکیزہ روح کس کی ہے۔ ؟ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے۔ اس خوبصورت نام کے ساتھ اس کا زکر کرتے ہیں۔ جو دنیا میں اس کا سب سے اچھا اور خوبصورت نام ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے لے کر آسمان کی طرف جا پہنچتے ہیں۔ اور آسمان کے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ تو دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ ہر آسمان کے ملائکہ مقربین اگلے آسمان تک الوداع کرنے کے لئے اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں۔ ''میرے بندے کے نامہ اعمال کو علیین میں لکھ دو'' اسے زمین کی طرف لوٹا دو میں نے انہیں زمین سے پیدا کیا۔ زمین میں لوٹاؤں گا اور دوبارہ پھر اسی زمین سے انہیں نکالوں گا۔ چنانچہ اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ جو اسے بٹھا لیتے ہیں اور وہ اس سے پوچھتے ہیں۔ ''تیرا رب کون ہے؟'' یہ جواب دیتا ہے کہ ''میرا رب اللہ ہے۔ ''فرشتے پوچھتے ہیں ''تیرا دین کیا ہے؟'' یہ جواب دیتا ہے۔ ''میرا دین اسلام ہے۔ ''فرشتے پوچھتے ہیں۔ وہ آدمی کون ہیں جنھیں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟'' یہ جواب دیتا ہے۔ ''وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ ''فرشتے پوچھتے ہیں تمھیں کیسے علم ہوا؟ تو یہ کہتا ہے۔ '' میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا۔ اس پر ایمان لایا۔ اور اس کی میں نے تصدیق کی۔ ''آسمانوں سے ایک منادی (اعلان کرنے والا) یہ اعلان کرتا ہے۔ ''میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو۔ '' جنت کی طرف اس کے لئے ایک دروازہ کھول دو'' آپ ﷺ نے فرمایا اس سے جنت کی پاکیزہ ہوائیں اور خوشبوئیں آنا شروع ہو جاتی ہیں اور تا حد نظر اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے، اس کے پاس ایک آدمی آتا ہے جس کا چہرہ بہت خوبصورت جس کا لباس بہت خوبصورت اور جس کی خوشبو بہت پاکیزہ ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے تمہیں بشارت ہو اس چیز کی جس سے تم خوش ہو جاؤ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا یہ مرد مومن پوچھتا ہے تم کون ہو تمہارا چہرہ وہ ہے جو خیر لایا ہے یہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا عمل صالح ہوں یہ کہتا ہے۔ اے میرے رب قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل ومال کے پاس لوٹ جاؤں اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا جب کافر آدمی دنیا سے جارہا اور آخرت کی طرف آرہا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے کالے سیاہ ہوتے ہیں اور ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں وہ اس کے پاس تا حد نظر بیٹھ جاتے ہیں پھر حضرت ملک الموت تشریف لاتے اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے ہیں اے خبیث روح اللہ کی ناراضی اور غضب کی طرف یہ سن کر روح اس کے جسم سے منتشر ہو جاتی ہے ملک الموت اس کے جسم سے اس طرح کھینچ لیتے ہیں جس طرح سے گیلی روئی کو سیخ کو کھینچ لیا جائے ملک الموت پکڑلیتے ہیں فرشتے لمحہ بھر لمحہ کے لئے اسے ان کے ہاتھ نہیں رہنے دیتے حتی کہ اسے ان ٹاٹوں میں لپیٹ دیتے ہیں اور اس سے ایسی انتہائی سخت بدبو خارج ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی بدبو نہ ہوگی فرشتے اسے لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتے وہ کہتے ہیں کہ یہ خبیث روح کس کی ہے فرشتے بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے دنیا کے اس کے بدترین ناموں سے اس کا تعارف کرواتے ہیں حتی کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک جا پہنچتے ہیں دستک دیتے ہیں مگر اس کے لئے آسمان دنیا کے دروازے کو نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ٤٠ ... سورة الاعراف

ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے یہاں تک اونٹ سوئی کے ناکے سے نکل جائے، اللہ عزوجل اس کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال کو سجین یعنی زمین کی نچلی تہہ میں لکھ دو چنانچہ وہاں سے اس کی روح کو نیچے پھنک دیا جاتا ہے پھر آپ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی،

ہیں

وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ٣١ ... سورة الحج

اور جو شخص (کسی کو) اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے وہ آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا پھر ہوا اس کو کسی دور جگہ پر پھنک دے، چنانچہ اس کی روح بھی اسکے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے بٹھالیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہائے افسوس میں نہیں جانتا پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے تو وہ جواب دیتا ہے ہائے افسوس میں نہیں جانتا پھر وہ پھر وہ پوچھتے ہیں یہ آدمی کون ہے جنہیں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا تو وہ جواب دیتا ہے کہ ہائے افسوس میں نہیں جانتا تو آسمان سے منادی کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اس کے لئے جہنم کا بستر بچھا دو جہنم کی طرف اس کا ایک دروازہ کھول دو تو جہنم کی حرارت اور گرم ہوا اس کے پاس آتی ہے اور اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے حتی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہونے لگتی ہیں اس کے پاس ایک آدمی آتا ہے جس کا چہرہ بہت برا جس کا لباس برا اور جس کی بدبو بہت بری ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ تمہیں بشارت ہو اس بات کی جو تمہیں بہت بری لگے یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا یہ پوچھتا ہے تم کون ہو تمہارا چہرہ وہ چہرہ ہے جو برائی لاتا ہے وہ جواب دیتا ہے میں تمہارا خبیث عمل ہوں یہ کہتا ہے اللہ قیامت قائم نہ کرنا ثااثا۔ عقلی طور پر یہ بات محال بھی نہیں ہے کہ فرشتے قبروں میں مردوں سے سوال کریں اور مردے ان کو جواب دیں اور پھر مردوں کو ان کے اعمال کے مطابق پورا پورا بدلہ دیا جائے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت اور کائنات میں اس کے عجائبات اعتبار سے یہ کچھ بعید نہیں کہ مومنوں ان کی قبروں میں نعمتوں سے نوازا جائے اور کافروں کو عذاب دیا جائے کہ جو بھی کائنات گہری نظر ڈالے گا تو اسے معلوم ہو گا۔ کہ کائنات میں اس کی مشیت جاری و نافذ ہے اس کی قدرت جامع اور کامل ہے اس نے مخلوق کو نہایت اعلی تدبیر کے ساتھ مستحکم و استوار کیا اور جس کو پیدا کیا عجیب نرالے انداز میں پیدا فرمایا ان تمام امور پر غور کرنے سے نصوص صحیح میں وارد مردوں سے سوال اور پھر ان کے جواب کے مطابق ان سے رحمت یا عذاب کے مسئلہ پر عقیدہ رکھنا آسان ہو جائے گا ان نصوص سے ثابت ہے کہ دفن کے بعد اللہ تعالیٰ مردے میں اس کی روح لوٹا دیتا ہے تاکہ اسے وہ برزخی زندگی حاصل ہو جو دنیوی زندگی اور قیامت کے بعد کی آخروی زندگی کے درمیان ایک واسطہ ہے، دو زندگیوں کے درمیان کی یہ زندگی ہی انسان کو اس قابل بناتی ہے۔ کہ سوال سن سکے اور اس کا جواب دے سکے اور پھر اس میں راحت و نعمت یا عذاب و سزا کا احساس بھی پیدا کرتی ہے اس سلسلہ میں احادیث پہلے بیان کی جا چکی ہے تدبیر و خلق کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے ایسے کمالات ہیں کہ انسانی عقلیں اپنی کوتاہی کی وجہ سے ان کا احاطہ نہیں کر سکتیں انہیں محال سمجھتی ہیں بلکہ انہیں ممکن سمجھتی ہیں اگرچہ ان کے اسباب و علل کے بارے میں حیران ان کی کنہ و حقیقت کے معلوم کرنے اور ان کے مقصود و مطلوب کی معرفت حاصل کرنے سے عاجز دور ماند ہیں انسان جب کسی چیز سے عاجز آ جائے اور کوئی معاملہ اس سے مخفی رہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو عاجز و قاصر سمجھے اور اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت اور قدرت پر شک نہ کرے،

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم